روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 15 اگست 2002ء 5 جمادی الثانی 1423 ہجری - 15 ظہور 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 184

اسماء آدم

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آدم کو جو اسماء سکھائے گئے ان سے مراد وہ نام ہیں جن سے انسان دوسری چیز کو پہچانتا ہے مثلاً انسان، ارض، بحر، جبل، حمار- سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ اللہ نے آدم کو ہر چیز کا نام سکھایا حتیٰ کہ بعیر (اونٹ) بقرہ (گائے) اور شاۃ (بکری) کے الفاظ بھی سکھائے-

(تفسیر طبری جلد 1 ص 215- و علم آدم الاسماء)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

القا اور الہام کے لئے مادہ قابلہ کا ہونا نہایت ضروری شرط ہے اور دوسری شرط یہ بھی ہے کہ اس الہام کے لئے ضرورت حقہ بھی پائی جائے- ابتدا میں جب خدا نے انسان کو پیدا کیا- اس وقت بذریعہ الہام بولیوں کی تعلیم کرنا ایسا امر تھا کہ جس میں دونوں طور کی شرائط موجود تھی- اول ذاتی قابلیت پہلے انسان میں جیسا کہ چاہئے الہام پانے کے لئے موجود تھی- دوسری ضرورت حقہ بھی الہام کی مقتضی تھی کیونکہ اس وقت بجز خدائے تعالیٰ کے اور کوئی حضرت آدم کے لئے رفیق شفیق نہ تھا کہ جو ان کو بولنا سکھاتا- پھر اپنی تعلیم سے شائستگی اور تہذیب کے مرتبہ تک پہنچاتا بلکہ حضرت آدم کے لئے صرف ایک خدائے تعالیٰ تھا جس نے تمام ضروری حوائج آدم کو پورا کیا اور اس کو آپ حسن تربیت اور حسن تادیب سے بمرتبہ حقیقی انسانیت کے پہنچایا- ہاں بعد اس کے جب اولاد حضرت آدم کی دنیا میں پھیل گئی اور جو علوم خدائے تعالیٰ نے آدم کو سکھلائے تھے وہ اس کی اولاد میں بخوبی رواج پکڑ گئے تب بعض انسان بعض انسانوں کے استاد اور معلم بن بیٹھے اور ہر یک بچہ کے لئے اس کے والدین بولی سکھانے کے لئے رفیق شفیق نکل آئے مگر آدم کے لئے بجز ایک خدا کے اور کوئی نہ تھا- جو اس کو بولی سکھاتا اور ادب انسانیت سے ادب آموز کرتا- اس کے لئے بجائے استاد اور معلم اور ماں اور باپ کے اکیلا خدا ہی تھا جس نے اس کو پیدا کر کے آپ سب کچھ اس کو سکھایا- غرض آدم کے لئے یہ ضرورت حقاً وجوباً پیش آگئی تھی کہ خدا اس کی تربیت آپ فرماتا اور اس کے مایحتاج کا آپ بندوبست کرتا- لیکن اس کی اولاد کے لئے یہ ضرورت پیش نہیں آئی کیونکہ اب کروڑہا انسان مختلف بولیاں بولتے اور اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں-

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص- روحانی خزائن جلد اول ص 430)

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم ''امانت کفالت یکصد یتامیٰ'' صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں- ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے 1500 روپے ماہوار ہے- اس وقت بفضل تعالیٰ 1200 یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں-

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

موسم برسات کی شجرکاری کیلئے ضروری ہدایات

☆ موسم برسات جاری ہے- ربوہ کے ماحول کو سرسبز و شاداب بنانے کیلئے اہالیان ربوہ اپنی مدد آپ کے تحت ہر سال ہزاروں کی تعداد میں پودے لگاتے ہیں- موسم برسات کی شجرکاری کی تیاری کرتے ہوئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے-

1- چونکہ ربوہ کی زمین گرم خشک ہے اس لئے اگر ابھی سے پودے لگانے کے لئے گڑھے کھود لئے جائیں تو زمین کو ٹھنڈی ہونے کیلئے کافی وقت مل جائے گا- یاد رہے کہ پودے کے مناسب سے گڑھا (بڑا یا چھوٹا) کھود لیں اور اس کو کھلا چھوڑ دیں دوبارہ اس کو اس وقت بھریں جب آپ پودہ لگا رہے ہوں- اس لحاظ سے چونکہ ربوہ میں پانی کی قلت ہے اور موسم گرما میں پودوں کو پانی فراہم کرنا مشکل ہو جاتا ہے موسم برسات کی شجرکاری نہایت کامیاب رہتی ہے اور

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1921ء

23 جنوری — حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تجویز پیش فرمائی کہ ہندو اپنے 20 طلبہ کو ہمارے پاس بھیجیں ہم ان کو قرآن پڑھائیں گے۔ اور ہندو ہمارے دو آدمیوں کو وید کا ماہر بنا دیں۔ سب کا خرچ ہمارے ذمہ ہوگا۔

26 جنوری — حضور کی بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں تقریر جو بعد میں ہدایات زریں کے نام سے شائع ہوئی۔

7 فروری — حضور کا تیسرا نکاح حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب سے حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

9 فروری — حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب افریقہ میں پہلا احمدیہ مشن قائم کرنے کیلئے لندن سے روانہ ہوئے۔

19 فروری — حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر سیرالیون پہنچے۔ سیرالیون میں پہلی بیعت کے ذریعہ احمدیت کا بیج بویا گیا حضرت مولوی صاحب نے صرف 3 دن یہاں قیام کیا۔

21 فروری — حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ سے حضور کی شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔

25 فروری — کرتارپور ضلع جالندھر سے سکھوں کے گورو قادیان آئے اور حضور سے ملاقات کی۔

28 فروری — حضرت مولوی عبدالرحیم نیر صاحب سیرالیون سے غانا پہنچے۔ اور وہاں احمدیہ مشن قائم کیا۔

4 مارچ — حضور ایک مقدمہ میں شہادت کی غرض سے لاہور تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے دو تقاریر فرمائیں۔
1۔ مذہب کی ضرورت۔
2۔ حقیقی مقصد اور اس کے حصول کے طریق۔

7 مارچ — حضور مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے۔

9 مارچ — مالیر کوٹلہ میں حضور نے ''صداقت اسلام'' کے موضوع پر لیکچر دیا۔

11 مارچ — حضور کی قادیان واپسی۔

18 مارچ — غانا میں فینٹی قوم کے ہزاروں افراد نے حضرت مولوی عبدالرحیم نیر صاحب کے ذریعہ احمدیت قبول کر لی۔

21 مارچ — قادیان میں مخالفین کی اشتعال انگیز تقریروں کے جواب میں حضور نے پرجلال تقریر فرمائی۔ پہلی بار قادیان کی آبادی بیوت الذکر اور بہشتی مقبرہ کی حفاظت کے اقدامات کئے گئے۔

مارچ — قادیان میں بیت مبارک سے مہمان خانہ تک احمدیہ بازار میں فرش لگوایا گیا۔

8 اپریل — حضرت مولوی عبدالرحیم نیر صاحب نائیجیریا کے صدر مقام لیگوس پہنچے۔

13 مئی — حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب نے غانا مشن کا چارج سنبھال لیا۔

9 جون — حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب گوڑیانی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

23 جون — جماعت کے ایک وفد نے شملہ میں وائسرائے ہند لارڈ ریڈنگ سے ملاقات کی اور ترکی اور حجاز کی حفاظت کے لئے تجاویز پیش کیں۔

25 جون تا 29 ستمبر — حضور کا سفر کشمیر۔

22 اگست — حضور حضرت مسیح کی قبر پر دعا کرنے کے لئے محلہ خانیار سری نگر تشریف لے گئے۔

27,26 اگست — آسنور کے جلسہ میں حضور کا خطاب۔

دسمبر — حضور کی کتاب آئینہ صداقت شائع ہوئی۔

26 تا 29 دسمبر — جلسہ سالانہ حضور نے ''ہستی باری تعالیٰ'' کے موضوع پر تقریر فرمائی۔
29 دسمبر کو حضور نے خواتین سے خطاب فرمایا۔ حاضری 7192 تھی۔

متفرق

—— قادیان میں ڈھاب کے پر کرنے کا کام حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی نگرانی میں ہوا۔

—— حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے شکاگو (امریکہ) میں احمدیہ مشن قائم کیا اور سہ ماہی رسالہ Sun Rise کا اجراء کیا۔

ایم ٹی اے کی جلوہ گری

گزر رہی ہے جو دل پر وہ کس کو بتلائیں
ہجومِ غم ہے جو سینے میں کس کو دکھلائیں

دلِ حزیں پہ غمِ ہجرِ یار شام و سحر
لگا رہا ہے جو چرکے وہ کس کو جتلائیں

چلو جہاں کہ ہے ایم ٹی اے کی جلوہ گری
دیارِ یار کے جلوے جہاں نظر آئیں

کسی طرح دلِ بے چین کو قرار آئے
رخِ حبیب کو ہم ایم ٹی اے میں دیکھ آئیں

چوہدری شبیر احمد

قدموں میں اپنے آپ کو مولا کے ڈال تُو
خوف و ہراس غیر کا دل سے نکال تُو
(کلام محمود)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

"ایک دیسی امیر 'نووارد' پنجابی الاصل کی نسبت بعض متوحش خبریں"

مہاراجہ دلیپ سنگھ کے متعلق حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کی تفاصیل

یہ پیشگوئی ایسے وقت میں کی گئی جب کہ اس ابتلا کا نام و نشان نہ تھا

ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

قسط اول

اللہ تعالیٰ نے عقل اور علم کی صورت میں انسان کو ایک مفید صلاحیت عطا فرمائی ہے تا کہ وہ سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کر سکے۔ وہ لوگ خوش قسمت ہوتے ہیں جو تمام سابقہ خیالات کو بالائے طاق رکھ کر حق کو شناخت کر لیتے ہیں۔ لیکن بسا اوقات تعصب، قومی تعلقات اور کم عقلی کی وجہ سے انسان سچ کو دیکھتے ہوئے بھی یا تو پہچان نہیں پاتا یا اگر پہچان بھی لے تو اقرار کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتا۔ ایسی صورت میں آسمانی نشانات اس کی راہنمائی کرتے ہیں اور اس کا ہاتھ پکڑ کر سیدھی راہ کی طرف لے جاتے ہیں۔

نشان نمائی کی عالمگیر دعوت

حضرت مسیح موعود نے ماموریت کے آغاز سے ہی عقلی دلائل سے تمام مذہبی کتب پر قرآن مجید کی فضیلت ثابت فرمائی۔ اور عیسائیوں، دہریوں، آریوں، ہندوؤں اور برہمو سماج سے تعلق رکھنے والوں کو بلایا کہ وہ ان دلائل کو توڑ کر دکھائیں۔ یا پھر اپنی مقدس کتب میں سے وہ صداقتیں ڈھونڈ کر نکالیں جو قرآن شریف میں پائی جاتی ہیں۔ جواب میں اکثر تو خاموش ہی رہے۔ اور جنہوں نے بزعم خود جواب دینے کی کوشش کی وہ بھی گالی گلوچ سے آگے نہ بڑھ سکے۔ حضرت مسیح موعود نے اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ ان مخالفین کو چیلنج دیا کہ اگر عقلی دلائل سے فیصلہ منظور نہیں تو پھر آسمانی دلائل کی طرف آؤ اور خدا سے دعا کرو کہ وہ تمہاری صداقت میں کوئی نشان ظاہر فرمائے اور اگر اس کی بھی توفیق نہیں اور تم طالب صادق ہو تو پھر ایک سال تک قادیان میرے پاس آ کر ٹھہرو، تم خود اللہ تعالیٰ کی تائید کا کوئی نہ کوئی نشان دیکھ لو گے۔ یہ چیلنج قریباً بیس ہزار کی تعداد میں ہندوستان اور بیرون ہندوستان روانہ کیا گیا۔ وہ پادری صاحبان اور وہ آریہ جن کی زبانیں بہت شوخی سے چلتی تھیں اس چیلنج کے سامنے گنگ ہو کر رہ گئے۔

بالآخر گوجرانوالہ میں متعین پادری سوفٹ صاحب نے جواباً خط لکھا اور نشان دیکھنے پر آمادگی ظاہر کی۔ لیکن ساتھ ہی ایسی شرائط رکھیں جیسے وہ نشان دیکھنے کے لئے نہیں بلکہ کسی کاروباری سفر پر قادیان تشریف لا رہے ہیں۔ وہ شرائط یہ تھیں کہ ہمیں تین ماہ کی پیشگی تنخواہ ہمارے پاس بھجوائی جائے۔ اور اگر ہمیں قیام و طعام کی کسی طرح دقت پیش آئی تو فوراً گوجرانوالہ واپس چلا جاؤں گا۔ (پادری صاحب کی نازک مزاجی قابل دید تھی)۔ حضرت مسیح موعود نے جواب دیا کہ آپ کے اطمینان کے لئے رقم کسی سرکاری بینک یا مہاجن کے پاس جمع کرا دی جائے گی اور اس روحانی مقابلے کا فیصلہ کچھ غیر جانبدار ثالثوں پر چھوڑ دیا جائے۔ لیکن اس کے جواب میں پادری صاحب نے خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا۔

یہ خطوط نوابوں اور رؤساء کی طرف بھی روانہ کئے گئے تھے۔ اس طبقے میں سے مہاراجہ نابھہ ہیرا سنگھ صاحب نے منشی اندرمن صاحب مرادآبادی کو مقابلے کے لئے سامنے کیا۔ لیکن انہوں نے بھی پہلے روپوں کا مطالبہ سامنے رکھ کر اس سے گریز کرنا چاہا۔ ان کا اصرار یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود پہلے چوبیس سو روپیہ ان کو بھجوائیں تب جا کر وہ قادیان آنا منظور فرمائیں گے۔ منشی صاحب کو رقم کی اتنی جلدی تھی کہ انہوں نے یہ شرط بھی لگا دی کہ یہ رقم ان کو سات روز کے اندر پہنچ جانی چاہئے۔ اور جب ان کا خط قادیان پہنچا تو اس مدت کے اختتام میں صرف ایک روز باقی تھا۔ لیکن پھر بھی حضرت مسیح موعود نے رقم کا انتظام فرما کر منشی صاحب کی طرف روانہ فرما دی۔ لیکن جب احباب ان کے گوہر مقصود یعنی چوبیس سو روپے لے کر ان کے گھر پہنچے تو معلوم ہوا کہ منشی صاحب تو خط لکھتے ہی فرید کوٹ چلے گئے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے 30 مئی 1885ء کو منشی صاحب کے فرار کی حقیقت ایک اشتہار میں شائع فرما دی اور دنیا کو ان کے گریز کا علم ہو گیا۔

اسی طرح آریوں میں سے پنڈت لیکھرام بھی قادیان آئے اور رقم کا مطالبہ شروع کر دیا اور پھر گندہ ذہنی کا وہ مظاہرہ کیا کہ باقی سب مخالفین کو پیچھے چھوڑ گئے۔ پھر وہ قادیان سے چلے گئے لیکن بعد میں ان کے اصرار پر ان کے متعلق پیشگوئی شائع کی گئی جو پوری ہو کر ایک نشان بن گئی۔

قادیان کے آریوں کا جواب

جب نشان نمائی کی عالمگیر دعوت کے جواب میں ہر طرف خاموشی طاری ہو گئی تو قادیان کے کچھ آریہ صاحبان چند شرائط کے ساتھ اس کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوئے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک خط لکھا اور اس کو ایک اشتہار کی صورت میں شائع بھی کر دیا۔ اس میں یہ درخواست کی گئی تھی کہ آپ نے لنڈن اور امریکہ تک رجسٹری شدہ خطوط بھیجے ہیں کہ جو طالب صادق ہو اور ایک سال تک قادیان ہمارے پاس آ کر رہے تو اللہ تعالیٰ اسے کوئی نہ کوئی نشان ضرور دکھائے گا تو ہم تو آپ کے ہمسائے ہیں اور زیادہ اسبات کے حقدار ہیں کہ ہمیں کوئی نشان دکھایا جائے۔ وہ نشان بے شک ایسا نہ ہو جس سے قانون قدرت زیر و زبر ہوتا ہو۔ ہاں ایسا ضرور ہو جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہو جس سے آپ کی قبولیت دعا ظاہر ہوتی ہو یا کوئی پیشگوئی ہو جو پوری ہو۔ لیکن آخر میں انہوں نے حضرت مسیح موعود کی ایک پیش کردہ شرط ماننے سے انکار کیا اور وہ شرط یہ تھی کہ نشان کا طالب یہ اقرار کرے کہ وہ نشان کو دیکھنے کے بعد سابقہ عقائد سے تائب ہو کر حق کو قبول کرے گا۔ اگرچہ اپنے اشتہار میں ان صاحبان نے یہ اقرار کیا کہ ہم مانتے ہیں کہ سچ کھلنے کے بعد جھوٹ پر قائم رہنا دھرم نہیں ہے لیکن یہ ہمارے اختیار میں نہیں کہ جب تک پرمیشر ہمارے دل کو پھیرے اس وقت تک اپنے عقائد اور سابقہ خیالات کو چھوڑ کر اپنا مذہب تبدیل کر لیں لیکن ہم اتنا ضرور کریں گے کہ اس نشان کے پورے ہونے کی گواہی اخبار کے ذریعے شائع کرا دیں گے۔ کوئی بھی انصاف پسند یہ دیکھ سکتا ہے کہ ان آریہ صاحبان کا یہ شرط نہ ماننا سراسر ناجائز تھا۔ نشان دکھانے کا اصل مقصد تو ہدایت دینا تھا۔ اگر نشان کا طالب پہلے ہی اظہار کر دے کہ نشان دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاؤں گا تو یہ رویہ سوائے ضد اور تعصب کے کچھ نہیں کہلا سکتا۔ اگر یہ آریہ صاحبان اپنے مذہب کو سچا خیال کرتے تھے اور حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ کا مامور نہیں سمجھتے تھے تو انہیں یہ دھڑکا کیوں لگا ہوا تھا کہ شاید نشان ظاہر ہی ہو جائے اس لئے ایمان لانے کی شرط کا انکار کر رہے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان میں سے بہت سے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کو ذاتی طور پر پورا ہوتا دیکھ چکے تھے۔ اب قومی جوش سے مجبور ہو کر اس دعوت کا قبول تو کر رہے تھے کیونکہ جب سامنے میدان میں کوئی نہیں رہا تو یہ صورت حال ان کے لئے شرمناک تھی مگر ان کے دل اندر سے ڈرے ہوئے تھے۔ بہرحال حضرت مسیح موعود نے رعایت کرتے ہوئے ان کی تجویز بہت خوشی سے قبول کر لی اور اپنا تحریری جواب شائع فرمایا اور یہ بھی فرمایا اگر آپ ایک سال تک کوئی نشان نہ دیکھیں یا کسی نشان کو جھوٹا پائیں تو بے شک اسبات کو اشتہاروں میں شائع کر دیں۔ اس خط و کتابت کو لالہ شرمپت نے جو قادیان کے آریہ اور حضرت مسیح موعود کے پرانے جاننے والے تھے اپنے اس اقرار کے ساتھ شائع کیا کہ ہم ستمبر 1885ء شروع ہونے سے لے کر ستمبر 1886ء کے ختم ہونے تک مرزا صاحب کے پاس آمد و رفت رکھیں گے اور الہامی پیشگوئیوں پر بطور گواہ دستخط کریں گے اور اگر وہ پیشگوئی پوری ہوئی تو اس امر کو شائع کریں گے۔

(تاریخ احمدیت جلد دوئم صفحہ 67 تا 81)

چنانچہ اسی روحانی معرکے کے بالکل آغاز میں حضرت مسیح موعود پر منکشف ہوا کہ آپ کے چچازاد بھائیوں مرزا امام الدین اور مرزا نظام الدین پر ایک سخت مصیبت پڑے گی اور اکتیس ماہ پورے ہونے تک ان کے اہل و عیال یا اولاد میں سے کسی مرد اور عورت کا انتقال ہو گا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کو تحریر کر کے قادیان کے آریوں کے دستخط لے لئے گئے۔ جب میعاد کے پورے ہونے میں قریباً ایک ماہ رہ گیا تو مرزا نظام الدین صاحب کی بیٹی ایک چھوٹا بچہ چھوڑ کر فوت ہو گئی لیکن نشان کے طالبان نے اس کو حسب وعدہ شائع نہیں کیا۔ چنانچہ اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے 20 مارچ 1886ء کو اس نشان کے پورا ہونے کے متعلق ایک اشتہار شائع فرمایا۔ لیکن اس نشان کے ظاہر ہونے سے بہت قبل ہی ان آریوں نے بلکہ پوری دنیا نے اور بہت سے نشانات حضرت مسیح موعودؑ کی تائید

میں دیکھتے تھے۔

سبز اشتہار

22 جنوری 1886ء کو حضرت مسیح موعود چلہ کشی کے لئے ہوشیار پور تشریف لے گئے اور چالیس روز کے لئے چلہ فرمایا۔ اس دوران حضرت مسیح موعود کو ایک عظیم الشان موعود بیٹے کی بشارت دی گئی۔ اس چلہ کشی کے بعد آپ نے 20 فروری کو ایک اشتہار شائع فرمایا جو یکم مارچ کو اخبار ریاض ہند میں بطور ضمیمہ شائع ہوا۔ اس میں پسر موعود کی عظیم پیشگوئی کے علاوہ اور بہت سی پیشگوئیاں شائع کی گئی تھیں۔ ان میں سے ایک آپ کے جدی اقارب کے متعلق شائع کی گئی تھی۔ ایک پیشگوئی سرسید احمد خان صاحب کے متعلق تھی اور ایک پیشگوئی ان الفاظ میں شائع کی گئی:

"اور ایک دیسی امیر نووارد پنجابی الاصل کی نسبت بعض متوحش خبریں جو کسی کے ابتلاء اور کسی کی موت وفوت اعزہ اور کسی کی خود اپنی موت پر دلالت کرتی ہیں جو انشاء اللہ القدیر بعد تصفیہ لکھی جائیں گی منجانب اللہ منکشف ہوئی ہیں"۔

اس پیشگوئی سے یہ باتیں معلوم ہوتی ہیں:۔

1۔ جس شخص کے متعلق یہ پیشگوئی کی جا رہی ہے وہ دیسی امیر ہے۔ امیر کے لفظ کا مطلب صرف مالدار نہیں بلکہ 'حاکم' کے بھی ہوتے ہیں۔ (فیروز اللغات)

2۔ دوسری بات یہ کہ یہ امیر نووارد ہے یعنی اپنے ملک میں نہیں رہتا رہا بلکہ پردیس سے آ رہا ہے۔

3۔ تیسرے یہ کہ یہ شخص نسلاً پنجابی ہے۔

4۔ چوتھے یہ کہ اسے بہت سے مصائب پیش آئیں گے۔ اسے کچھ رشتہ داروں کی موت کا صدمہ پہنچے گا اور خود اس کی زندگی کو بھی خطرہ ہے۔

اس کو پڑھتے ہی سب سے پہلے یہی خیال ذہن میں آ سکتا ہے کہ اس وقت پنجاب کا کون سا حکمران تھا جو کہ پردیس میں رہتا رہا تھا اور اب وطن واپس آ رہا تھا اور اسے ان مصائب کا سامنا کرنا تھا۔ اس وقت ان شرائط پر صرف ایک شخصیت ہی پوری اتر سکتی تھی اور وہ پنجاب کے معزول مہاراجہ دلیپ سنگھ تھے جو اپنے باپ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے تخت پر بیٹھے تھے اور بچپن میں ہی انگریزوں نے انہیں تخت سے محروم کر دیا تھا اور وہ انگلستان چلے گئے تھے اور اب وہ تیس سال کے بعد ہندوستان واپس آ رہے تھے۔ اور ان کی آمد کا سن کر سکھوں میں بہت جوش وخروش پایا جاتا تھا۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود نے نشان کے طالب آریوں کو بتا دیا کہ اس شخص سے مراد دلیپ سنگھ ہیں۔ اور بعد میں اپنی تصنیف شحنہ حق میں یہ تحریر فرمایا: کہ ان سب کو قسم دے کر پوچھا جائے کیا میں نے انہیں پہلے ہی مطلع نہیں کر دیا تھا کہ اشتہار میں جس پنجابی امیر کا ذکر ہے اس سے مراد دلیپ سنگھ ہیں۔ اور اس کے جواب میں ان آریوں کو یہ جرأت نہیں ہوئی تھی کہ انکار کر سکیں۔ اس کے علاوہ آپ نے بہت سے مخلصین کو بھی بتا دیا تھا کہ دلیپ سنگھ بہت سے مصائب کا نشانہ بنیں گے۔

چنانچہ حضرت منشی جمال الدین صاحب روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے نومبر 1885ء میں ہی انہیں دلیپ سنگھ کے انجام کی خبر دے دی تھی۔

حضرت مسیح موعود سرمہ چشم آریہ میں تحریر فرماتے ہیں: "ہم نے صدہا ہندوؤں اور مسلمانوں کو مختلف شہروں میں بتلا دیا تھا کہ اس شخص پنجابی الاصل سے مراد دلیپ سنگھ ہے جس کے پنجاب میں آنے کی خبر مشہور ہو رہی ہے لیکن اس ارادہ سکونت پنجاب میں وہ ناکام رہے گا۔ بلکہ اس سفر میں اس کی عزت وآسائش یا جان کا خطرہ ہے اور یہ پیشگوئی ایسے وقت میں لکھی گئی اور عام طور پر بتلا دی گئی یعنی 20 فروری 1886ء کو جب کہ اس ابتلاء کا کوئی اثر ونشان ظاہر نہ تھا"

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 318)

بہرحال اگر معین نام نہ بھی بتایا جاتا تو بھی پیشگوئی کی عظمت میں کوئی فرق نہیں آتا کیونکہ بیان شدہ علامات واضح تھیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جس وقت یہ پیشگوئی شائع کی گئی اس وقت پورا ہندوستان دلیپ سنگھ کی آمد کا منتظر تھا اور پنجاب کے بچے بچے کی زبان پر ان کے آنے کا ذکر تھا۔ سرکاری محکمے اس مسئلے پر مسلسل خط وکتابت کر رہے تھے۔ ہندوستان اور برطانیہ کے اخبارات میں بار بار ان کے ہندوستان جانے کا ذکر ہو رہا تھا اور تو اور یہ بات سرکاری ریکارڈ پر موجود ہے کہ 13 مارچ 1886ء کو پنجاب پولیس نے یہ رپورٹ دی تھی کہ دہلی میں مہاراجہ دلیپ سنگھ کی آمد کا روزانہ انتظار کیا جا رہا ہے اور لوگ انہیں دیکھنے کے لئے بے تاب ہیں۔ مختصراً یہ کہ یہ پیشگوئی کسی غیر معروف واقعے کے متعلق نہیں کی جا رہی تھی بلکہ ایک ایسی بات کے متعلق کی جا رہی تھی جو کروڑوں لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھی۔

(The Maharajah Box by Christy Campbell Page 9)

دلیپ سنگھ کے خاندان کا تاریخی پس منظر

اس پیشگوئی کی عظمت کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے ہمیں ماضی میں اور پیچھے جا کر دیکھنا پڑے گا کہ دلیپ سنگھ کا خاندانی پس منظر کیا تھا۔ کس طرح وہ بچپن میں بادشاہ بنے اور چند سال بعد تخت سے محروم ہو گئے۔ پھر اس پیشگوئی کے وقت وہ عرصہ دراز انگلستان میں رہ کر اب وطن واپس آنے کی کوشش کر رہے تھے۔

اورنگ زیب کی وفات کے بعد پنجاب پر باقی ہندوستان کی طرح مغل حکمرانوں کی گرفت کمزور ہو گئی۔ رہی سہی کسر افغانستان سے آنے والے مسلمان حملہ آوروں نے پوری کر دی۔ نادر شاہ، احمد شاہ ابدالی اور شاہ زمان کے حملوں نے مقامی مسلمانوں کو کمزور سے کمزور تر کر دیا۔ یہ حملہ آور لوٹ مار کر کے رخصت ہوتے رہے اور پنجاب پر مستحکم حکومت قائم کرنا ان کے بس کی بات نہ تھی۔ دوسری طرف سکھوں کے دسویں گرو، گرو گوبند سنگھ کے بعد سکھ اب دن بدن ایک عسکری قوت بنتے جا رہے تھے۔

بالآخر پنجاب کا علاقہ سکھوں کی حکومت میں آ گیا۔ اس علاقے میں سکھوں کی بارہ ریاستیں قائم ہو گئی تھیں جن کو 'مسل' کہا جاتا تھا۔ کبھی یہ ریاستیں ایک دوسرے سے برسرپیکار ہوتیں اور کبھی مشترکہ مفادات کی خاطر امرتسر میں اکٹھی ہو جاتیں یہ دور طوائف الملوکی اور لاقانونیت کا دور تھا۔ خاص طور پر مسلمان انتہائی پسی ہوئی حالت میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ سکھوں نے اذانیں بند کر دیں اور مسلمانوں کی مذہبی آزادی قریباً مکمل طور پر سلب ہو گئی۔ تلوار کی نوک پر لوٹ مار روز کا معمول تھا۔ جس مسلمان رئیس کے متعلق یہ معلوم ہوتا کہ اس کے پاس کچھ مال ودولت جمع ہے سکھ فوج اس کا محاصرہ کر لیتی اور یا تو اس کا سب مال چھین لیا جاتا یا پھر اسے اپنی زمین یا جان سے ہاتھ دھونا پڑتا۔ اور تو اور جب سکھوں کو کوئی عمارت بنانا ہوتی تو بجائے اس کے کہ اس کے لئے سنگ مرمر حاصل کرنے یا نقش ونگار والی جالیاں بنانے کے یہ اشیاء مسلمانوں کے مقبروں یا دیگر عمارات سے اکھڑ والی جاتیں۔ مسلمانوں کی مقدس عمارات کی بے حرمتی روز کا معمول تھا۔

جب مہاراجہ رنجیت سنگھ نے پنجاب، کشمیر، پشاور اور شمالی سندھ پر اپنی حکومت قائم کی تو طوائف الملوکی کا یہ دور ختم ہوا۔ رنجیت سنگھ کے دور میں قدرے استحکام پیدا ہوا اور مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم میں قدرے کمی بھی آ گئی۔ کچھ مسلمان حکومت کی فوج میں شامل کر لئے گئے اور اس طرح ان کی کچھ ڈھارس بندھی۔ لیکن ابھی بھی سکھوں کی خالصہ فوج ایک منہ زور غیر تربیت یافتہ گھوڑے کی مانند تھی جسے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے مضبوط ہاتھوں نے قابو کیا ہوا تھا۔

رنجیت سنگھ کی موت

جون 1839ء میں 40 سال حکومت کرنے کے بعد مہاراجہ رنجیت سنگھ اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ ان کے بیٹے کھڑک سنگھ تخت نشین ہوئے۔ بدقسمتی سے کھڑک سنگھ افیم کے عادی اور مختلف بیماریوں کا شکار تھے۔ ڈیڑھ سال کے بعد ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ اور ان کے ولی عہد نونہال سنگھ بادشاہ بن گئے وہ اپنے والد کی آخری رسومات ادا کر کے ایک ہاتھی پر سوار لاہور واپس آ رہے تھے کہ ان پر ایک محراب گری یا گرائی گئی اور وہ بھی ایک دن کی بادشاہت کر کے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

(History of the Punjab by Latif 275-495)

اب لاہور کے تخت کے لئے کشمکش شروع ہو گئی۔ آخر کار رنجیت سنگھ کے ایک اور بیٹے شیر سنگھ نے عنان اقتدار سنبھالی لیکن وہ بھی جلد ہی اپنے سرداروں کی سازش کا شکار ہو کر قتل کر دیئے گئے۔ ایک دن کے اندر ہی ان کو قتل کرنے والے سرداروں کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

دلیپ سنگھ کی تخت نشینی

اب پھر تخت خالی تھا۔ چنانچہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے سب سے چھوٹے بیٹے دلیپ سنگھ کو تخت نشین کر دیا گیا۔ اس وقت ان کی عمر صرف پانچ برس تھی۔ ان کی والدہ رانی جنداں ان کی سرپرست قرار پائیں اور سردار ہیرا سنگھ ملک کے وزیر اعظم اور مدارالمہام بن گئے۔ اب حکومت کو طرح طرح کے مسائل کا سامنا تھا۔ مرکز کو کمزور دیکھ کر بہت سی جگہوں سے ٹیکس آنا بند ہو گیا۔ جب ٹیکس کی ادائیگی کا مطالبہ کیا گیا تو ان علاقوں کے حکمران مخالف ہو گئے۔ خالصہ فوج کسی کے قابو میں نہ تھی۔ دلچسپ بات یہ کہ اس فوج پر ایسے جرنیل نہیں تھے جو اس کی قیادت کرتے بلکہ فوج کی اپنی پنچایتیں فیصلے کرتی تھیں۔ خالصہ فوج اب سرکشی کا بدترین نمونہ بن چکی تھی۔ اسے احساس تھا کہ وہ جسے چاہیں تخت پر بٹھا سکتی ہے اور جسے چاہیں تخت سے اتار سکتی ہے۔ سب فیصلے تلوار کی دھار پر ہو رہے تھے۔

آخری ہتھیار

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب

حضرت مسیح موعود کے خاندان کے ایک درخشندہ و تابندہ ستارہ تھے۔ آپ نہایت ہی دعاگو اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ مکرم مرزا منظور احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

ایک دفعہ ایک گھرانے میں ایک تنازعہ پیدا ہو گیا جس پر اس گھر کی عزت کا دارومدار تھا۔ محترم صاحبزادہ صاحب مرزا منظور احمد صاحب کو ساتھ لیکر اس گھرانہ میں گئے اور ان سے بات کی لیکن کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ اس گھر سے واپس آتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب فرمانے لگے کہ مرزا صاحب اب آخری ہتھیار بھی استعمال کر لیں اور آپ باہر سڑک پر ہی سجدہ ریز ہو گئے مرزا منظور احمد صاحب فرماتے ہیں اس وقت سورج کی شعاعیں آپ کی گردن کے ساتھ یوں مس کر رہی تھیں۔ جیسے سورج کے ساتھ آپ کا تعلق ہو گیا ہے آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور مجھے فرمانے لگے کہ اب جاؤ جا کر فریقین سے بات کرو چنانچہ میں گیا اور چند منٹ میں مسئلہ حل ہو گیا اور باعزت سمجھوتہ ہو گیا۔ یہ محض آپ کی دعا کا کرشمہ تھا۔

(الفضل مورخہ 10/ اپریل 1973ء)

محترم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی کچھ حسین یادیں

خدام کی عزت افزائی، آخری ملاقات اور وصال کا احوال

ایک شاندار دعوت

حضور کو انجینئرنگ اور آرکیٹکچرل کاموں سے بہت دلچسپی تھی- 1980ء میں حضور نے انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز قائم فرمائی- اسی سال جلسہ سالانہ پر بیرون پاکستان سے آنے والے وفود کیلئے Simultaneous Interpretation System کا آغاز کیا گیا جو حضور کی دعاؤں سے احمدی انجینئرز کی ایک ٹیم نے اسلام آباد میں ڈیزائن کیا تھا اس کے Pioneer تو محترم ملک لال خان صاحب تھے لیکن اس کام کو سنبھالنے اور آگے چلانے والے محترم منیر احمد صاحب فرخ اور محترم کیپٹن ایوب احمد ظہیر صاحب ہیں اور بھی کئی مخلصین اس فہرست میں شامل ہیں- انہی دنوں قصر خلافت اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی تعمیر کا کام شروع ہوا- حضور نے تحریک فرمائی کہ انجینئر اور آرکیٹکٹ اپنا C.V منظور کروا کر دو ہفتے سے چھ ہفتے تک وقف عارضی کریں اور ان دو اہم عمارتوں کی تعمیر کی نگرانی کریں- بعض انجینئرز کو حضور نے اجازت نہیں دی اور اکثر کو اجازت دے دی- یہ عاجز بھی ان خوش نصیبوں میں سے تھا جنہیں اجازت مل گئی- حضور نے 23 مارچ 1982ء کو بیت الاظہار (صد سالہ احمدیہ جوبلی بلڈنگ) کا سنگ بنیاد رکھا اور ظہر کی نماز کے بعد تمام منظور شدہ انجینئرز اور آرکیٹکٹس کو کھانے پر مدعو کیا- کھانا دو بڑی بڑی میزوں پر چنا گیا- اس عاجز کو حضور والی میز پر بالکل حضور کے پہلو میں جگہ ملی- کھانے کے بعد سب کو اپنے ڈرائینگ روم میں لے گئے اور انجینئرنگ اور آرکیٹکچر پر کئی کتب دکھاتے رہے- دوران گفتگو کالا باغ ڈیم کا ذکر بھی آیا- اس پرتکلف دعوت اور ملاقات اور گروپ فوٹوز کے بعد حضور باہر تک الوداع کہنے کیلئے تشریف لائے- دعوت میں شامل ہونے والے خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے-

حضور سے خط وکتابت

حضور کو خاکسار اکثر دعا کیلئے خطوط لکھتا رہتا تھا سوائے خاص خاص خطوط کے عموماً جواب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے آتا تھا لیکن جب خاکسار پاکستان سے باہر ایک Assignment پر گیا تو وہاں تقریباً سب خطوط حضور کے اپنے دستخطوں سے آتے تھے اکثر لکھتے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں نبھانے کی توفیق دے- ایک خط میں خاکسار نے استفسار کیا کہ کبھی کبھی جی چاہتا ہے کہ ہر روز حضور کو خط لکھا جائے لیکن ساتھ ہی خیال آتا ہے کہ کہیں زیادہ خطوط سے حضور کا قیمتی وقت نہ ضائع ہوتا ہو- اس لئے ہفتہ میں زیادہ سے زیادہ کتنے خط لکھنے کی اجازت ہے فرمایا ''زیادہ سے زیادہ دو-''

حضور کا آخری خط جو اس عاجز کو بعد میں ملا وہ 24 یا 25 مئی 1982ء کا ہے جو حضور نے اپنے نکاح ثانی پر مبارکباد کے جواب میں تحریر فرمایا تھا-

ایک بار عاجز نے اپنی بعض الجھنوں اور پریشانیوں کا ایک خط میں ذکر کیا جواب میں لکھوایا آپ نے اپنی زندگی میں کوئی بنیادی غلطی کی ہے اس کا علاج کثرت سے استغفار کرنا اور لاحول پڑھنا ہے-

بعض اجتماعی ملاقاتوں کی متفرق باتیں

ایک اجتماعی ملاقات کے دوران فرمایا کہ بعض اوقات کسی ولی اللہ کے پاس جو شخص یا اشخاص جاتے ہیں ان کے اندرونی خیالات اللہ تعالیٰ اس ولی اللہ پر ظاہر کر دیتا ہے- چنانچہ حضور کی اپنی یہی کیفیت رہتی کیونکہ بسا اوقات کئی احمدیوں کے ساتھ اور اس عاجز کے ساتھ بھی ایسے ہوا کہ ادھر کوئی خیال ذہن میں آیا ادھر حضور نے اس معاملے کے متعلق گفتگو شروع کر دی-

ایک اور اجتماعی ملاقات میں حضور نے بتایا کہ حضرت مصلح موعود کی آخری بیماری کے دوران متعدد ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے بعض اوقات حضور اپنی بی-اے کی کلاس کو Political Science کا کورس مکمل نہیں کروا سکتے تھے اور بسا اوقات دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ حضور کو خواب یا عالم کشف میں امتحانی پرچہ دکھا دیتا تھا اور حضور کلاس کو پس منظر بتائے بغیر ان موضوعات پر تیاری کروا دیتے تھے اور سب طالب علم نمایاں نمبروں سے کامیابی حاصل کر لیتے تھے-

ایک معمر شخص نے حضور کو ملاقات میں کہا حضور میری اہلیہ فوت ہو چکی ہے کوئی رشتہ تجویز فرمائیں اور دعا کریں حضور نے انہیں نہایت متبسم چہرے کے ساتھ فرمایا اب آپ کیلئے تو وہاں حوریں انتظار کر رہی ہیں غرض آپ پاکیزہ بے تکلفانہ مزاح بھی فرما لیتے تھے جو اپنے اندر گہری نصیحت کا رنگ رکھتا تھا-

ایک اجتماعی ملاقات میں فرمایا آج میں تھکا ہوا ہوں- آج میں نہیں بولوں گا آپ لوگوں کی باتیں سنوں گا- چنانچہ باری باری کئی لوگوں نے اپنے مسائل بعض نے خوابیں سنائیں-

1974ء کے دوران ایک نہایت مبشر خواب جو اس عاجز کو حضور کے بارے میں آئی تھی وہ عاجز نے بھی سنائی جسے سن کر حضور مسکرا دیئے اور کچھ نہیں فرمایا-

قائداعظم یونیورسٹی کے طلباء

1980ء میں مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد یونیورسٹی سٹوڈنٹس کی بس بیت الفضل اسلام آباد کے قریب رکی اور لڑکوں نے شور مچایا- کسی نے حضور کو رپورٹ دی کہ لڑکوں نے جماعت کیخلاف نعرے لگائے ہیں- اس وقت یہ عاجز اسلام آباد کی مجلس خدام الاحمدیہ کا قائد تھا- حضور نے عاجز کو اوپر کی منزل پر طلب فرمایا (جہاں حضور تشریف فرما تھے اس وقت تک ساری صورت حال واضح ہو چکی تھی) خاکسار نے بتایا کہ یونیورسٹی کے طلباء مری گئے ہوئے تھے اور واپسی پر کچھ طلباء یہاں غلطی سے اتر کر پھر بس پر چڑھ گئے- اس پر بقیہ طلباء نے ان کا مذاق اڑایا ہمارے خلاف کوئی نعرہ نہیں لگایا گیا- اس پر حضور مطمئن ہو گئے-

علاقہ راولپنڈی کے قائدین کی ملاقات

1980ء میں ایک بار حضور اسلام آباد تشریف لائے تو خدام الاحمدیہ علاقہ یا ضلع راولپنڈی نے ملاقات اور گروپ فوٹو کی درخواست دی حضور نے منظور فرما کر ملاقات اور گروپ فوٹو کی سعادت بخشی- حضور نے فرداً فرداً تمام قائدین کو تعارف کروانے کیلئے فرمایا حضور خاکسار کو تو اچھی طرح جانتے تھے ٹیکسلا کے قائد صاحب کے بزرگوں کا تعلق بھی بھیرہ سے تھا حضور نے ان سے پوچھا کہ وہ کسی کے بیٹے / پوتے ہیں- وہ کچھ صحیح طرح اپنی پہچان نہ کروا سکے- آخر میں انہوں نے کہا کہ وہ اس عاجز کے خاندان کے ہیں- حضور نے فرمایا اچھا- اس مکالمہ سے اس عاجز کو بڑی خوشی نصیب ہوئی کہ حضور خدا کے فضل سے اس عاجز کو اور خاندان کو اچھی طرح جانتے ہیں-

مئی 1981ء کا طوفان

مئی 1981ء میں مسقط میں شدید بارشیں ہوئیں جن سے بڑی تباہی ہوئی۔ پاکستانی اخباروں نے بہت خبریں لگائیں- خاکسار مسقط تھا اور میرے بیوی بچے اسلام آباد میں تھے- حضور اسلام آباد آئے ہوئے تھے- خاکسار کی اہلیہ نے دعا کے لئے لکھ کر خط دیا- خاکسار کا بچہ حضور کے سامنے پیش ہوا اور ابھی اس نے کچھ بھی نہیں کہا کہ حضور از خود فرمانے لگے کہ تم یقیناً ڈاکٹر سردار نذیر احمد کے نواسے اور محمود مجیب اصغر کے بیٹے ہو اور پھر خود ہی ہاتھ کے اشارے سے فرمایا تمہارے ابا نے طوفان کو اس طرح روک نہیں لیا اور فرمایا کہ میں دعا کر رہا ہوں- چنانچہ حضور کی دعاؤں کے طفیل ہی یہ عاجز اور اس کے ساتھی مسقط میں اس آفت سے محفوظ رہے-

آخری ملاقات

خاکسار نے ماہ اپریل 1982ء کے چند دن وقف عارضی کر کے قصر خلافت اور پرائیویٹ سیکرٹری بلڈنگ کی تعمیر کی نگرانی میں ہاتھ بٹایا- یہ دن بڑے بابرکت تھے- کئی بار حضور سے حضور کی قیام گاہ اور بیت مبارک کے محراب کے درمیان ڈیوٹی کی وجہ سے ملاقات اور زیارت ہو جاتی تھی- کئی بار حضور ظہر کے وقت ایک Assignment دیتے اور عصر کے وقت دریافت فرماتے- بعض اوقات نماز کے بعد زیر تعمیر عمارات کا معائنہ کرتے اور ٹھیکیداروں اور انجینئروں کو ہدایات دیتے- ان سب مواقع پر یہ عاجز موجود ہوتا تھا- جس روز خاکسار کی ڈیوٹی ختم ہوئی- خاکسار صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کے ذریعے حضور کو اس وقت ملا جب Toyota Hiace پر حضور اور مرزا منصور احمد صاحب احمد نگر کیلئے روانہ ہو رہے تھے حضور نے معانقے کا شرف بخشا اور پوچھا کہ یہ عاجز کب بیرون ملک جا رہا ہے- عرض کیا دو تین دنوں کے اندر- دعائیہ الفاظ میں فرمایا اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہو- خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ جس پراجیکٹ کی تعمیر کیلئے خاکسار بطور ریذیڈنٹ انجینئر باہر بھجوایا گیا اس پراجیکٹ کی Tender Evaluation کے بعد ابھی

Construction کا کام شروع ہونے میں تاخیر تھی ادھر خاکسار کے اہل وعیال اسلام آباد میں تھے اور مالک مکان نے (F-6/1 میں) گھر خالی کرنے کا نوٹس دے دیا تھا- خاکسار نے اپنے متعلقہ افسر سے فون پر بات کی کہ پاکستان آنے کی اجازت دیں وہ راضی ہوگئے اور خاکسار ٹکٹ لاہور کی بجائے اسلام آباد کا تبدیل کروا کر مسقط سے کراچی اور کراچی سے اسلام آباد 24 مئی 1982ء کو شام کے بعد پہنچا- وہاں یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ حضور اسلام آباد تشریف لائے ہوئے ہیں چنانچہ اگلے روز 25 مئی کو ظہر کے وقت بیت الفضل جا پہنچا- خاکسار نے اپنے ساتھ سپر مارکیٹ سے ملک محمد منور صاحب کو بھی لے لیا- ظہر کے وقت بہت تھوڑے احباب نماز کیلئے حاضر ہوئے- خاکسار سیڑھیوں کے قریب صف پر تھا- حضور تعجب سے خاکسار کی طرف دیکھتے اور سیڑھیاں اترتے- نیچے پہنچے اور حسب عادت السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا- پھر خاکسار کو مخاطب ہوئے اور فرمایا ''مجیب! تم کہاں؟ تم تو باہر گئے ہوئے تھے- ابھی میں نے آج تمہارے خط کا جواب دیا ہے-'' خاکسار نے ساری صورت حال عرض کی- فرمایا ''اچھا تو تمہاری کمپنی نے تمہیں چھٹی دے دی ہوگی-'' عرض کیا جی حضور- پھر حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں اور اوپر تشریف لے گئے- اسی روز حضور کو مغرب اور عشاء کی نمازوں کے دوران دل کا دورہ ہوا اور پھر حضور ایسے اوپر گئے کہ اپنے قدموں سے چل کر نیچے نہ آسکے-

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا وصال

خاکسار نے بیرون ملک سے آکر لاہور دفتر میں رپورٹ کرنی تھی اس لئے 26 یا 27 مئی 1982ء کو لاہور روانہ ہوگیا- درمیان میں ایک جمعہ آیا- وہ دارالذکر لاہور میں پڑھا- محترم امیر صاحب لاہور (چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب) نے خطبہ جمعہ میں حضور کی بیماری اور علاج کا تفصیلی ذکر کیا اور خاکسار بہت فکر مند ہوا- ادھر ایک احمدی دوست اور انجینئر ساتھی (محترم ابراہیم نصراللہ درانی صاحب) نے مشورہ دیا کہ چھٹی لے کر خاکسار اسلام آباد جائے اور تیمار داری بھی کرے نیز اپنی فیملی کے پاس بھی کچھ عرصہ رہ لے کیونکہ پھر واپس بیرون ملک (مسقط سلطنت عمان) چلے جانا ہے- چنانچہ یہ عاجز چھٹی لے کر 8 جون کو اسلام آباد پہنچا- شام کا وقت تھا- خاکسار کے بیوی بچوں نے بتایا کہ وہ Nespak کے ڈاکٹر کے پاس گئے تھے وہاں میڈیکل سٹور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بڑے صاحبزادے مرزا انس احمد صاحب سے خاکسار کے بڑے بیٹے نے حضور کی صحت کے بارے میں دریافت کیا تھا انہوں نے بتایا ہے کہ حضور کی صحت بہتر ہے آج حضور کمرے سے باہر آکر کرسی پر تشریف فرما ہوئے ہیں اور اپنے خاندان کے افراد سے باتیں کی ہیں- آئس کریم بھی کھائی ہے- خیر یہ سن کر دل کو قدرے اطمینان ہوا- ارادہ کیا کہ کل صبح بیت الفضل جاؤں گا اب رات ہوگئی ہے-

اگلے روز تہجد کے وقت (8 اور 9 جون کی درمیانی شب) 3 بجے خاکسار کے گھر گھنٹی بجی- باہر گیا تو محلے کے دو احمدی احباب تھے- انہوں نے بتایا کہ حضور کا وصال ہوگیا ہے- یہ سنتے ہی اس عاجز کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی- اسی وقت ہم چند خدام پیدل F-6/1 سے F-8/2 کی طرف روانہ ہوگئے- رستے میں پولیس نے روکا انہیں بتایا- جلد ہی سپر مارکیٹ والی سڑک پر ٹیکسی مل گئی اس پر سوار ہو کر ہم بیت الفضل پہنچے- وہاں سماں ہی بدلا ہوا تھا- مربی صاحب نے فجر کی نماز پڑھائی- خاندان مسیح موعود کے افراد ربوہ کی تیاری کر رہے تھے- اس روز گرمی بھی شدید تھی- حضرت مرزا طاہر احمد صاحب اور حضور کے صاحبزادگان مصروف کار تھے- بالآخر اطلاع ملی کہ حضور کے جسم اطہر کو غسل دیا جاچکا ہے- قافلہ تیار ہوا- لوگ بلک بلک کر رو رہے تھے- حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب لوگوں کو صبر کی تلقین کر رہے تھے لیکن جب قافلے کی روانگی سے پہلے صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب (قائمقام ناظر اعلیٰ) نے دعا کروائی تو سب سے زیادہ تڑپ کر دعا کرنے والا وجود حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا ہی وجود پایا گیا- دعا کے دوران اس عاجز نے اپنا دایاں بازو آپ کے جسم مبارک کے ساتھ لگائے رکھا اور دعا کے ساتھ قافلہ اسلام آباد سے ربوہ کیلئے روانہ ہوگیا- عین اس وقت بیت الذکر اسلام آباد کے احاطے میں دو بکرے قربان کئے گئے- پھر جیسے جیسے کسی کو سہولت میسر آئی ربوہ کی طرف روانہ ہوتا گیا- یہ عاجز بھی اپنے بڑے لڑکے کے ہمراہ دوپہر تک ربوہ پہنچ گیا- 10 جون 1982ء کو انتخاب خلافت رابعہ ہوا- بیعت عام میں اس عاجز کو بھی شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی- دوبار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے چہرے کو دیکھنے کا موقع ملا- (9 جون کو بھی اور 10 جون کو بھی) گرمی انتہاء کی تھی اور عصر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی نماز جنازہ ہوئی جو خلیفۂ وقت نے پڑھائی- ایک لاکھ کا ہجوم اس جنازہ میں شامل ہوا- اس سے پہلے کسی جنازے پر اتنا بڑا ہجوم کبھی نہیں دیکھا گیا- تدفین اور آخری دعا تک لوگوں کو اپنی اپنی جگہ کھڑے رہنے کا حکم تھا آخری دعا کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کو منتقل ہوئے اس طرح ایک دور کی تکمیل ہوئی اور ایک نئے دور کا آغاز ہوا- حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے حضرت مصلح موعود کے وصال پر اور اپنے خلیفہ منتخب ہونے پر ایک خطاب میں کیا ہی خوب فرمایا تھا-

''اللہ تعالیٰ قیادت کا انتقال ایک کندھے سے دوسرے کندھے کی طرف اس لئے نہیں کرتا کہ اس کا ایک بندہ بوڑھا اور کمزور ہوگیا اور اس کو طاقت ور جوان رکھنے پر قادر نہیں کیونکہ ہمارا پیارا مولیٰ ہر شے پر قادر ہے بلکہ اس لئے کہ وہ دنیا پر ثابت کرنا چاہتا ہے کہ ہر نگاہ میری طرف ہی اٹھنی چاہئے' بندہ بڑا ہو یا چھوٹا' آخر بندہ ہی ہوتا ہے تمام فیوض کا منبع اور تمام برکات کا حقیقی سرچشمہ میری ہی ذات ہے- یہ توحید کا سبق دلوں میں بٹھانے کیلئے وہ اپنے ایک بندے کو اپنے پاس بلا لیتا ہے اور ایک دوسرے بندہ کو...... کہتا ہے کہ اٹھ اور میرا کام سنبھال-''

(خطاب حضرت خلیفہ ثالث 9 نومبر 1965ء بعد نماز فجر)

حضور کے بارے میں جناب عبیداللہ علیم نے کیا خوب کہا ہے-

لکھو تمام عمر مگر پھر بھی تم علیم
اس کو دکھا نہ پاؤ وہ ایسا حبیب تھا

حضور کے وصال کے بعد خاکسار نے اپنے بیوی بچوں کو مستقل طور پر ربوہ میں شفٹ کر دیا- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب خلیفہ بنے تو عاجز نے حضور کی خدمت میں لکھا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ہمارے ساتھ بڑی شفقت کا سلوک فرماتے تھے- ہماری درخواست ہے کہ حضور بھی ہمارے ساتھ ویسا ہی سلوک فرمائیں- اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے درجات بلند فرمائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی صحت اور عمر میں بے حد برکت دے- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بھی ہمارے ساتھ ویسا ہی مشفقانہ سلوک فرماتے ہیں جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرمایا کرتے تھے- اللہ تعالیٰ ہمیں خلیفہ وقت کے قدموں سے وابستہ رکھ کر سرفراز فرماتا رہے اور نسلاً بعد نسلٍ اپنے غیر معمولی فضلوں رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا رہے اور ہمارے سینوں میں وہی دل دھڑکے جو خلیفۂ وقت کے سینہ میں دھڑک رہا ہے- اللھم آمین

مکرم مجید احمد خان صاحب

مکرم صدیق احمد خان صاحب کا ذکر خیر

خاکسار کے بھائی احمد نگر نزد ربوہ میں مقیم تھے اور صدر انجمن احمدیہ کے شعبہ نظارت علیاء میں بطور کارکن خدمت سلسلہ بجا لا رہے تھے- تقریباً 37 برس تک انہیں خدمت کی توفیق ملی-- بفضل تعالیٰ ایک مخلص اور مستند کارکن تھے- اسی طرح جماعت احمدیہ احمد نگر میں بھی ان کا شمار غیر معمولی خادموں میں ہوتا تھا- ساری زندگی مختلف عہدوں پر کام کرنے کا بھرپور موقع ملا-

آپ ایک زندہ دل انسان تھے- یوں تو آپ بے شمار خصوصیات کے مالک تھے- آپ کی ایک بڑی خوبی غریب پروری تھی- غرباء کی ضرورتیں اور ان کی خدمت کر کے بہت خوشی محسوس کرتے تھے- اس کا اندازہ ان کی وفات کے بعد احمد نگر میں مقیم کچھ غریب اور نادار لوگوں کی معرفت ہوا جن کی وہ باقاعدگی سے مدد کیا کرتے تھے ان افراد میں غیر از جماعت افراد بھی شامل تھے-

سب کے ساتھ ہمدردی کرنا اور خوش اخلاقی سے پیش آنا بھی آپ کا ایک وصف تھا- چھوٹے چھوٹے بچوں سے بہت محبت کرتے تھے - آپ خدا کے فضل سے صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے- نماز باجماعت ادا کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتے تھے-

جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے- میرے علم میں کوئی ایک رمضان بھی ایسا نہیں گزرا جس میں انہیں باقاعدہ پورے روزے رکھنے کی توفیق نہ ملی ہو- جب ماہ رمضان کی آمد آمد ہوتی تو اس کے لئے خصوصی تیاری کرتے تھے- قرآن مجید کی باقاعدہ تلاوت کے عادی تھے- اہل خانہ کو بھی اس کی نصیحت کیا کرتے تھے- یہی وجہ ہے کہ آج بھی ان کے گھر کے سارے افراد نماز اور تلاوت قرآن کے عادی ہیں-

اسی طرح مرحوم چندوں اور مرکز سلسلہ سے اٹھنے والی ہر مالی تحریک میں حسب حیثیت ضرور حصہ لیا کرتے تھے-

اپنی زندگی میں ہی یہ خواہش کیا کرتے تھے اور جس کا اظہار انہوں نے متعدد بار کیا کہ خدا مجھے چلتے پھرتے ہی دنیا سے اٹھائے- کسی کا محتاج نہ کرے- میں سمجھتا ہوں کہ خدا نے ان کی یہ خواہش سو فیصد پوری کردی-

12-2-2002 کو بالکل ٹھیک ٹھاک احمد نگر سے لاہور بھائی کو ملنے گئے- 14-2-2002 کو رات دس بجے اچانک سانس کی تکلیف ہوئی اور گیارہ بجے خدا کے حضور حاضر ہوگئے-

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں- سبھی شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں-

خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے- ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے- آمین

مووی کیمرے

یونان کے شہر ایتھنز کے باشندے ریٹائرڈ پوسٹ مین Pistiola نے 440 مووی کیمرے جمع کر رکھے ہیں- یہ 1901ء سے لے کر حال تک کے ماڈلز سے متعلق ہیں-

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

والی بال ٹورنامنٹ

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دارالرحمت غربی ربوہ کو مورخہ 4 تا 9۔ اگست 2002ء آل ربوہ فلڈ لائٹ والی بال ٹورنامنٹ کروانے کی توفیق ملی۔ فائنل میچ مورخہ 9۔ اگست بروز جمعہ رات ساڑھے دس بجے دارالعلوم غربی ثناء اور دارالرحمت غربی کے درمیان کھیلا گیا۔ جو دلچسپ مقابلے کے بعد دارالعلوم غربی ثنا نے جیت لیا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب نائب ناظر امور عامہ و نگران والی بال مجلس صحت مرکزیہ تھے۔ تلاوت کے بعد مکرم حکیم قدرت اللہ صاحب چیمہ بلاک لیڈر رحمت بلاک نے رپورٹ میں بتایا کہ یہ ٹورنامنٹ لیگ سسٹم پر کھیلا گیا۔ ربوہ سے کل دس ٹیموں نے شرکت کی جن کو دو پول میں تقسیم کیا گیا۔ کل پندرہ میچز ہوئے۔ آخر میں اعزاز پانے والوں میں مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے اور دعا کے ساتھ یہ خوبصورت انتظامات والا ٹورنامنٹ اختتام پذیر ہوا۔ تماشائیوں کی ایک کثیر تعداد نے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی۔

بازیافتہ گھڑی

ایک عدد زنانہ گھڑی دفتر صدر عمومی میں جمع کروائی گئی ہے۔ جن کی یہ گھڑی ہو دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔

گمشدہ زنانہ پرس

ایک عدد زنانہ پرس جس میں کرنسی بھی تھی کہیں گر گیا ہے جن کو ملے دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم شیخ محمد یونس صاحب بابت ترکہ مکرم شیخ محمد جمیل احمد صاحب)

مکرم شیخ محمد یونس صاحب 8/12 دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مکرم شیخ جمیل احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں ان کی امانت نظارت امور عامہ میں مبلغ -/1600 روپے جمع ہیں یہ رقم ہم تینوں بھائیوں میں برابر تقسیم کر دی جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ مکرم شیخ برکت علی صاحب (بیٹا)
۔ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب (بیٹا)
۔ مکرم شیخ محمد یونس صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اس کی ادائیگی ی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو وہ م کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مرزا عبدالرشید صاحب دارالیمن غربی لکھتے ہیں۔ کہ ان کا پوتا مرزا دلیل برلاس (عمر 10 دن) یرقان، خون کی تبدیلی اور دیگر بیماریوں کی وجہ سے علیل ہے اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہے۔ اس کی صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے نیز خاکسار کی بہو کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کو آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

فری میڈیکل چیک اپ واقفین نو

مکرم ڈاکٹر نسیم اللہ خان صاحب جولائی 2002ء سے واقفین نو بچوں کا میڈیکل چیک اپ بیت البشیر دارالرحمت شرقی کی بجائے اپنے کلینک (النصرت چلڈرن کلینک) نزد ریلوے اسٹیشن ہر جمعہ کے دن بعد از خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۔2 گھنٹے کے لئے کر رہے ہیں پہلا اور تیسرا جمعہ بچوں کے لئے دوسرا اور چوتھا جمعہ بچیوں کیلئے ہوگا چیک اپ کے لئے آنے والے بچوں اور بچیوں کے ساتھ سرپرست اور حوالہ نمبر ہونا ضروری ہے۔ بیرون ربوہ کے واقفین نو بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔ تاہم ایمرجنسی کی صورت میں فون نمبر 211884 پر وقت لے کر آئیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ (وکالت وقف نو)

آپ کی صحت کا صدقہ

نادار اور مستحق مریضوں کے علاج معالجہ کے ذریعہ سے آپ جہاں دکھی انسانیت کی خدمت کر کے ثواب حاصل کر سکتے ہیں وہاں آپ اس کار خیر کی بدولت اپنی صحت کی پیشگی حفاظت اور اس کیلئے صدقہ کا موقع بھی پیدا کر رہے ہونگے۔

فضل عمر ہسپتال سے ہر سال ہزاروں مستحق اور نادار مریضان مفت علاج کی سہولت حاصل کرتے ہیں۔ مہنگائی اور ادویات کی قیمتوں میں اضافے سے یہ سلسلہ سب کیلئے جاری رکھنا ممکن نہیں رہا۔ آپ کے عطیات سے نادار مریض مفت علاج کی سہولت حاصل کر کے آپ کیلئے دعا گو ہونگے۔ دل کھول کر اس مد میں عطیات ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت ڈالے۔ آمین

(ناظر امور عامہ)

داخلہ معلمین کلاس وقف جدید

وقف جدید انجمن احمدیہ کے تحت نئی معلمین کلاس ماہ اکتوبر 2002ء میں شروع ہوگی۔ خدمت دین کا شوق اور جذبہ رکھنے والے ہونہار نوجوان اپنی زندگیاں وقف کر کے معلمین کلاس میں داخلہ کیلئے اپنی درخواستیں امیر ضلع / صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ درج ذیل پروگرام کے مطابق دفتر وقف جدید میں ارسال فرماویں۔

درخواستیں دفتر میں موصول ہونے کی آخری تاریخ 25۔ اگست 2002ء مقرر کی گئی ہے اور انٹرویو مورخہ 8-9-10 ستمبر بروز اتوار، سوموار اور منگل ہوگا۔

معلمین کلاس میں داخلہ کیلئے بنیادی شرائط حسب ذیل ہیں:۔

1۔ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنا آتا ہو۔
2۔ بنیادی دینی معلومات سے واقفیت ہو۔
3۔ ذہین اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے ہوں۔
4۔ بیعت کئے ہوئے کم از کم دو سال کا عرصہ ہو چکا ہو۔
5۔ تعلیم کم از کم میٹرک C گریڈ ہونی لازمی ہے۔
6۔ عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔

معلمین کلاس میں داخلہ کے خواہشمند نوجوان قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ اور باترجمہ سیکھتے رہیں۔ نیز بنیادی دینی کتب، جماعتی ادارہ اخبارات و رسائل کا مطالعہ جاری رکھیں۔ اسی طرح آنحضرتؐ و حضرت مسیح موعود کی سیرت پر مبنی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ حضرت مسیح موعود کی کتب بالخصوص کشتی نوح، رسالہ الوصیت، لیکچر سیالکوٹ، لیکچر لاہور، دیگر جماعتی کتب میں سے تبلیغ ہدایت اور دینی معلومات وغیرہ کا مطالعہ کرتے رہیں۔ (ناظم ارشاد وقف جدید)

نصاب سہ ماہی سوم

(جولائی تا ستمبر 2002)

1۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر 25 نصف آخر
2۔ کتاب "کشتی نوح" از حضرت مسیح موعود
3۔ کتاب "جماعت احمدیہ کے فرائض اور ذمہ داریاں" از حضرت مصلح موعود

(قیادت تعلیم۔ مجلس انصار اللہ پاکستان)

بقیہ صفحہ 1

پودوں کو تناور درخت بنانے کیلئے ہمیں اس موسم سے موسم بہار کی نسبت زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے۔

2۔ پودے کا انتخاب آپ نے اپنی مرضی سے کرنا ہے لیکن خیال رکھیں کہ جہاں آپ پودا لگانا چاہتے ہیں وہاں اوپر بجلی کے تار تو نہیں اگر اوپر بجلی کے تار ہوں تو بڑے قد والے پودے نہ لگائیں۔ بلکہ کنیر، گلہڑ وغیرہ لگا سکتے ہیں۔

3۔ جہاں جگہ کھلی ہے اور بجلی کے تار بھی نہیں وہاں نیم، ارجن، سفیدہ، جامن، مولسری، ایلسٹونیا اور یکائن وغیرہ لگائیں۔

4۔ اسی طرح پھلدار پودوں کا انتخاب بھی آپ اپنے گھر یا باہر جگہ کے حساب سے پودے کے پھیلاؤ کو مد نظر رکھتے ہوئے کریں۔

5۔ سایہ دار پودوں میں سے نیم کا درخت کثیر الفوائد ہے اس لئے اگر آپ پسند کریں تو نیم کے درخت کو کثرت کے ساتھ لگائیں۔ یہ فضاء میں تازگی لانے کیلئے دوسرے تمام درختوں سے بڑھ کر ہے۔

6۔ پھلدار پودوں اور سایہ داروں پودوں کو کھاد کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ کھادوں کی تین بنیادی اقسام ہیں سبز کھاد، گوبر کھاد، کیمیاوی کھاد۔ لیکن کھادیں ہمیشہ مناسب مقدار میں استعمال کرنی چاہئیں۔

7۔ پودوں کی نشوونما کے لئے مختلف مراحل اور مختلف مقدار میں ان کھادوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں اگر آپ کو کسی مسئلہ یا رہنمائی کی ضرورت ہو تو گلشن احمد نرسری ربوہ میں ہر وقت تجربہ کار مالی موجود ہیں جو کہ مفید مشورہ دیتے ہیں۔

اسی طرح گلشن احمد نرسری میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کے پودے دستیاب ہیں جو گلشن احمد نرسری نہایت ارزاں نرخوں پر فراہم کرتی ہے۔ حسب ضرورت وہاں سے پودے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کو گھریلو باغبانی کیلئے آلات کی ضرورت ہو تو وہ بھی فراہم کرتی ہے۔ نیز جدید ترین ڈیزائنوں کے گملے بھی موجود ہیں۔ احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

(تزئین ربوہ کمیٹی)

نمائندہ الفضل ربوہ

ادارہ الفضل نے مکرم ملک مبشر احمد یاور اعوان صاحب کو مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ربوہ میں اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے۔

i۔ اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا
ii۔ الفضل کے خریداران سے چندہ الفضل اور بقایا جات وصول کرنا۔
iii۔ الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز
الحمید جیولرز
دکان 1۔ مبارک مارکیٹ
ریلوے روڈ گلی 1۔ ربوہ
فون شوروم 214220 فون رہائش 213213
پروپرائٹرز: میاں محمد نصر اللہ۔ میاں محمد کلیم ظفر ابن میاں محمد امین

تمام ائرلائنز کے ٹکٹ خصوصی رعائتی ریٹ پر دستیاب ہیں
کمپیوٹرائزڈ ریزرویشن کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں
ملٹی سکائی ٹریولز اینڈ ٹورز پرائیویٹ لمیٹڈ
S.N.C-6 سنٹر بلاک 12/D فضل الحق روڈ بلیو ایریا۔ اسلام آباد
فون آفس 2873680-2873030-2273094
فون ڈائریکٹ: 2275794 فیکس: 2825111
Email:multiskytours@hotmail.com

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ جمعرات 15-اگست زوال آفتاب : 1-13
☆ جمعرات 15-اگست غروب آفتاب : 7-56
☆ جمعہ 16-اگست طلوع فجر : 5-03
☆ جمعہ 16-اگست طلوع آفتاب : 6-31

الیکشن ملتوی ہونے کا کوئی امکان نہیں وفاقی

وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ آئندہ انتخابات آزادانہ اور مقررہ شیڈیول کے مطابق ہونگے- اور ان کے ملتوی ہونے کا کوئی امکان نہیں- انہوں نے کہا انتخابات کے التواء اور انتخابی دھاندلی کے بارے میں شکوک وشبہات ان عناصر کی طرف سے پھیلائے جارہے ہیں جنہیں اپنی شکست کا خوف ہے-

شناختی کارڈ کے 70ہزار فارم گم ہو گئے

نیشنل ڈیٹابیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) کے ایک ترجمان نے اعتراف کیا ہے کہ غیر مناسب کنٹرول، کرپشن اور عملے کی نااہلی کے باعث کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کیلئے جمع کرائے گئے 70ہزار فارم گم ہو گئے جو مئی 2001ء سے ستمبر تک جمع کرائے گئے تھے- نادرا کی طرف سے جاری تفصیلات کے مطابق کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈوں کی تیاری جو کارڈ میٹریل کی عدم دستیابی کی وجہ سے تعطل کا شکار ہوگئی تھی وہ اب دوبارہ شروع ہوگئی ہے- تقریباً دو کروڑ 80لاکھ لوگوں نے شناختی کارڈ کے فارم داخل کئے ہیں- نیشنل ڈیٹا ویئر ہاؤس میں دو کروڑ بائیس لاکھ بالغ افراد کے بارے میں اعداد و شمار موجود ہیں جبکہ باقی فارموں پر بھی کام جاری ہے- مسترد شدہ کارڈوں کی تعداد تقریباً دو لاکھ ہے- جو تیار کردہ کل کارڈوں کی تعداد کا 1.6فیصد ہے- نادرا نے کہا ہے کہ گم ہونے والے فارموں کے سلسلے میں ضروری اقدامات کر لئے گئے ہیں- اے پی پی کے مطابق نادرا نے یقین دہانی کرائی کہ الیکشن کمیشن کی ہدایت پر 15اکتوبر تک تمام اہل ووٹروں کو شناختی کارڈ فراہم کردیئے جائیں گے-

شہباز شریف کے خلاف نیا ریفرنس قومی

احتساب بیورو نے مسلم لیگ (ن) کے صدر شہباز شریف کے خلاف ایک اور ریفرنس تیار کرلیا ہے- جو جلد احتساب عدالت میں پیش کیا جائے گا- یہ ریفرنس گلشن راوی سکیم میں پلاٹوں کی غیر قانونی اور بوگس الاٹمنٹ کے حوالے سے ہے-

پاکستان کا برآمدی ہدف

پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ جولائی 2002ء کے دوران 81 کروڑ 60 لاکھ ڈالر کی برآمدات ریکارڈ کی گئی ہیں- یہ بات وفاقی وزیر تجارت نے بتائی- انہوں نے مزید کہا کہ اگر یہ مثبت رجحان جاری رہا تو پاکستان موجودہ مالی سال کیلئے مقررہ ہدف دس ارب 40 کروڑ کا برآمدی ہدف آسانی سے پورا کرلے گا-

بنیادی حقوق کے خلاف قانون سازی نہیں ہوسکتی

پاکستان لاء کمیشن نے واضح کیا ہے کہ آئین کے تحت کسی شہری کو بلا امتیاز رنگ ونسل و مذہب بنیادی حقوق حاصل ہیں اسے عدالت کی اجازت کے بغیر 24 گھنٹے سے زائد حراست میں نہیں رکھا جا سکتا- جبری مشقت نہیں کی جاسکتی- شہادت حاصل کرنے کیلئے کسی کو جسمانی یا ذہنی اذیت نہیں دی جا سکتی- آزادانہ نقل وحرکت، اسلحہ کے بغیر احتجاج، انجمن سازی، تحریر وتقریر، مذہبی آراء، تعلیم، حق ملکیت اور ملازمت بنیادی حقوق ہیں- جن کے خلاف حکومت کوئی قانون سازی نہیں کر سکتی-

زاہد اسٹیٹ ایجنسی

لاہور-اسلام آباد-کراچی میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ

10 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

فون 042-5415592 - 7441210

موبائل نمبر 0300-8458676

چیف ایگزیکٹو: چوہدری زاہد فاروق

سچی بوٹی کی گولیاں **ناصر دواخانہ** رجسٹرڈ

گول بازار ربوہ

☎04524-212434 Fax:213966

بھائی بھائی گولڈسمتھ

اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ

(گلی کے اندر ہے) ☎ 211158

6فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے

عثمان الیکٹرونکس

فرج-فریزر-واشنگ مشین
T.V - گیزر-ائرکنڈیشنر
سپلیٹ-ٹیپ ریکارڈر-وی سی آر
بھی دستیاب ہیں-

1-لنک میکلوڈ روڈ

☎ 7231680
7231681
7223204
7353105

رابطہ - انعام اللہ

بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

بین الاقوامی ہومیو پیتھک معالجین کی رائے میں بی ایم کی فسٹ ایڈ ہومیو پیتھک میڈیسن کٹ کی موجودگی

70% ڈاکٹر آپ کے گھر میں موجود ہونے کے مترادف ہے (پروفیسر ڈاکٹر ٹریور کوک، برطانیہ)

پاکستان کے لیے یہ بات باعث مسرت ہے کہ یہاں ہومیو پیتھک ادویہ سازی میں بی ایم ایک ایسا ادارہ موجود ہے جو بین الاقوامی کوالٹی سرٹیفکیشن حاصل کرچکا ہے۔ اس ادارے کا ایک اور بین الاقوامی کارنامہ ہومیو پیتھک ادویات پر مشتمل فسٹ ایڈ ہومیو پیتھک میڈیسن کٹ کا متعارف کروانا ہے۔ اس فسٹ ایڈ کٹ کو نا صرف ملک پاکستان بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی سراہا گیا۔ دُنیا کے نامور ہومیو پیتھک معالجین کا کہنا ہے کہ "بی ایم فسٹ ایڈ ہومیو پیتھک میڈیسن کٹ کی موجودگی کا مطلب 70% ڈاکٹر ہر وقت آپ کے ساتھ اور پاس موجود ہے" ایشیا، یورپ، امریکہ اور کینیڈا کے ہومیو پیتھک معالجین نے اس فسٹ ایڈ کٹ کی افادیت کو دیکھتے ہوئے کہا ہے کہ، گھر، سکول، کالجز، لائبریری، پرائیویٹ و سرکاری دفاتر، سکول وین، ذاتی گاڑی، فیکٹری اور کوئی بھی ایسی جگہ جہاں آپ ضروری سمجھیں، اس فسٹ ایڈ کٹ کا رکھنا یقیناً فائدہ مند ہے۔ ادارہ بی ایم یقیناً اس عظیم کارنامے پر مبارکباد کا مستحق ہے۔ ملکی اور غیر ملکی سطح پر ہومیو پیتھک شعبہ سے منسلک شخصیات نے اس فسٹ ایڈ باکس کی پریزنٹیشن کو بے حد مؤثر قرار دیا ہے کیونکہ اس فسٹ ایڈ باکس میں دی گئی ادویات سے متعلق معلوماتی لٹریچر کو 19 زبانوں میں عام فہم الفاظ سے ساتھ منتقل کیا گیا ہے۔ جس کے باعث اسے دُنیا کے بیشتر ممالک میں بے حد پذیرائی ملی۔ اس فسٹ ایڈ باکس میں نوزائیدہ بچے سے لے کر بڑھاپے کے عوارض تک، بچوں، نوجوانوں، بچیوں، عورتوں، مردوں، حتیٰ کہ ہر مرد و زن اور عمر کے لیے قدرتی اجزاء پر مشتمل مضر اثرات سے پاک نسخہ کیمیا موجود ہیں، جواب پاکستان میں بھی انتہائی ارزاں قیمت پر متعارف کروایا جارہا ہے۔ پاکستان میں بی ایم فسٹ ایڈ ہومیو پیتھک میڈیسن کٹ کو متعارف کروانے والے نمائندہ ایچ اے سیٹھی کا کہنا ہے کہ یہ فسٹ ایڈ باکس پاکستان کے ہر گھر میں ہونا چاہیے۔ انہوں نے تمام سکولوں، کالجز، فیکٹری مالکان اور دفاعی اداروں کے لیے خصوصی پیکج کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ان تمام اداروں کو فسٹ ایڈ باکس کی 75% قیمت ادا کرنا ہوگی۔ جبکہ 25% بی ایم کی طرف ڈونیشن ہوگی۔ یہ خصوصی سہولت محدود مدت تک جاری رہے گی۔ پاکستان بھر کے کسی بھی کونے میں جو بھی افراد اس فسٹ ایڈ باکس کو خریدنے میں دلچسپی رکھتے ہوں گے۔ انہیں ڈیلیوری اُن کے گھر تک فری دی جائے گی۔ یعنی انہیں ڈیلیوری چارجز ادا نہیں کرنا ہوں گے۔ دیگر معلومات اور اپنے آرڈر فوری بک کروانے کے لیے:

MR. H.A. SETHI
EXIM INTERNATIONAL
50/A Main Gulberg Lahore.

موبائل رابطہ:
0300 - 9479166, 0300 - 8403711
ای میل:
bmhp@brain.net.pk
Bmhp@nexlinx.net.pk,
فیکس:
0092 - 42 - 5752566 - 5272156

COLIC REMEDY

شدید پیٹ، گردہ، اپنڈکس اور ایام کا درد قیمت 10روپے
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اقصیٰ چوک ربوہ فون 213698
گھر پر ضرور رکھیں بذریعہ ڈاک بھی منگوا سکتے ہیں

العطاء جیولرز

DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر-طاہر محمود ☎4844986

گردہ، مثانہ کی پتھریاں، انفیکشن، پروسٹیٹ گلینڈ

Calculi Course	350/-	سخت اور کم ادویاتی اثر قبول کرنے والی پتھری کیلئے (40دن کیلئے)
Kidney Infection Course	370/-	گردہ میں انفیکشن سوزش درد اور پیشاب میں پیپ اور خون آنے کیلئے //
Kidney Stone Course	370/-	گردہ مثانہ یا پیشاب کی نالیوں میں پتھری کیلئے (40دن کیلئے)
Prostate Course	230/-	پروسٹیٹ گلینڈز کے بڑھ جانے، سوزش پیشاب رک رک کر اور تکلیف سے آنے کیلئے (21دن کیلئے)

لٹریچر و ادویات ہمارے سٹاکسٹ یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں-

کیورئیٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ-پاکستان

فون کلینک:214606 ہیڈ آفس:213156، سیلز: 214576 فیکس:212299

رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61